سوال

(240)موبائل کارڈاصل قیمت سے زائد فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مختلف کمپنیوں کے موبائل کارڈمارکیٹ میں مختلف قیمتوں پردستیاب ہوتے ہیں بعض کمپنیاں ٹیکس وصول کرتی ہیں، پھر دکاندار اصل قیمت سے زیادہ پر آگے فروخت کرتے ہیں کمپنی کا ٹیکس وصول کرنااوردکاندار کا اصل قیمت سے زائد فروخت کرنا کہاں تک درست ہے کیااس میں سود کااندیشہ تونہیں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موبائل یادوسرے کالنگ کارڈ کامعاملہ یوں ہے کہ وہ حکومت سے یونٹ خریدتے ہیں، پھرانہیں صارفین کوفروخت کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کمپنی سے فروخت کرنے پر تقریباً9% ٹیکس وصول کرتی ہے اسے سیل ٹیکس کہا جاتا ہے۔ جوہر فروخت ہونے والی چیز پرلگایا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام شرعاًدرست نہیں ہے۔ بہرحال کمپنی یا صارفین مجبورہیں جواس ٹیکس کواداکرتے ہیں۔ کمپنی اس ٹیکس کوصارفین کے کھاتے میں ڈال دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ100 کے کارڈمیں90.90 روپے ہوتے ہیں چونکہ یہ نقدی کی خریدوفروخت نہیں ہے کہ اس میں کمی بیشی ناجائزہوبلکہ یونٹ فروخت اورخریدے جاتے ہیں، لہٰذااس میں کمی بیشی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر نفع کےلئے شریعت نے کوئی حدمقرر نہیں کی ہے اسے فروخت کنندہ اورخریدارکی صوابدید پرچھوڑ دیاگیا ہے کہ وہ باہمی رضامندی سے معاملہ طے کریں۔ بہرحال صورت مسئولہ میں سودوغیرہ کاکوئی اندیشہ نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:265